U59836

Date: 28-12-09

Title - ZAHOOR REHMAT.

Creator - SHAD AZEEM ABADI

Publisher - Rehmani Press (Patna)

Date - 1929

Pages - 139

Subjects - Urdu Shayari - Musaddis - Hamdiya Naatiya Kalaam.

جملہ مطبوعات تاج بک ڈپو

بفرمائش

حافظ سید ظہیر احمد صاحب شمسی

باہتمام

محمد نبی پرنٹر

رحمانی پریس مہندرو پٹنہ میں چھپی

ملنے کا پتہ

بکڈپو جھاؤ گنج - چوکھرہ پٹنہ سیٹی

[illegible]

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U59636

٥٩٦٣٦

طباعت کے لئے مستعد ہوئے اسلئے دیوان حیدرآباد نہ جا
اس کے علاوہ بعض حضرات کے نزدیک یہ بھی غیر مناسب معلوم ہوا
کہ بہار کی تصنیف غیر جگہ چھپے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس وقت تک
اس کے چھپنے کی نوبت نہ آئی۔ اور نہ بظاہر اب کوئی امید نظر آتی
ہے۔ ایسی صورت میں ہم حضرت شاد کے صاحبزادے کو یہی
مشورہ دیں گے کہ وہ دیوان کو حیدرآباد روانہ کردیں۔ تاکہ جلد
شایع ہوسکے یا علامہ سید سلیمان ندوی سے گفتگو کریں۔ مولانا
کو شاد کے کلام سے جو شغف ہے۔ اُس سے امید ہے۔ کہ وہ
یقینی اس کو چھپوانے کی کوئی نہ کوئی صورت نکالیں گے۔

دیوان کے علاوہ نظم و نثر میں بہت سی تصانیف ہیں۔ جن کا
چھپ جانا ضرور ہے۔ قصائد کے متعلق نواب عماد الملک مرحوم
نے لکھا تھا کہ زر جواہر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ اسی طرح

مراثی بھی بالکل جدید طرز کے ہیں۔ جو بجائے خود امتیازی شان رکھتے ہیں۔

رباعیاں بھی قابل دید ہیں۔ اگر ان چیزوں کے چھپنے کی صورت نہ نکلی تو یقینی ایک نہ ایک دن یہ سارا ادبی سرمایہ جو صوبہ بہار کے لئے باعث فخر و ناز ہے۔ تلف ہو جائیگا۔ اور یہ اتنا بڑا ادبی حادثہ ہوگا۔ جسکے ذمہ دار کل باشندگان بہار ہوں گے۔

حضرت شاد نے نظم میں کئی میلاد نامے بھی لکھے تھے حالی نے سنا تو گرویدہ ہو گئے اور سر سید کو مشتاق بنایا چنانچہ شاد کو علیگڈھ جا کر ہزاروں آدمیوں کے مجمع میں پڑھنا پڑا۔ علامہ شبلی، مسٹر آرنلڈ وغیرہ بھی موجود تھے۔ تعدد ازدواج، جہاد بالسیف وغیرہ کے متعلق غیروں کے جو اعتراضات ہیں انکے تشفی بخش جواب تھے۔ لوگ سنکر بیحد محظوظ ہوئے۔

یہ بھی ایک میلاد نبوی ہے۔ جسکو آپ ابھی ملاحظہ فرمائینگے
شاؔد صاحب کے صاحبزادے کہتے ہیں کہ علیگڈھ میں یہی پڑھا
گیا تھا۔

نہایت خوشی کا مقام ہے کہ مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ کے
ایک متعلم حافظ سید ظہیر احمد عظیم آبادی نے اسکو ظہور رحمت
کے نام سے چھپوایا ہے۔ اس سے ان کے غایت ادبی ذوق اور
اربابِ کمال کی قدر شناسی کا پتہ چلتا ہے۔ اب یہ قدر شناسان
سخن اور ارباب ذوق کا فرض ہے۔ کہ اسکو ہاتھوں ہاتھ لیں تاکہ یہ
اڈیشن جلد ختم ہو جائے۔ اور دوسری تصنیف مادرِ ہند ملک
کے سامنے پیش کی جائے۔ یہ وہ مثنوی ہے جو کلکتہ وغیرہ بڑے
بڑے شہروں میں پڑھی جا چکی ہے۔ اور بیحد پسند کیگئی ہے۔

حضرت شاؔد کو اس مدرسہ سے بڑی محبت تھی اور آرزو تھی کہ

آخری وقت میں کم سے کم ایک مرتبہ بھی وہ اپنا کلام یہاں پڑھتے
مجھ سے اکثر انہوں نے اسکا تذکرہ کیا تھا۔ لیکن مدرسہ میں اُس
وقت ایسا ادبی ذوق نہ تھا کہ عام طور پر لوگ ان کے کلام سے محظوظ
ہوں۔ لہذا میں نے بے موقع سمجھ کر کوئی کوشش نہ کی مگر چونکہ
اُن کی یہ سچی آرزو تھی اسلئے دوسری شکل میں سہی مگر پوری ہو کر
رہی۔ نہ صرف مدرسہ بلکہ صوبہ بہار کی تاریخ میں غالباً یہ پہلا واقعہ
ہے۔ کہ ایک متعلم نے ایک بلند پایہ شاعر کی تصنیف کے طبع
کرانے کا بار اپنے سر لیا۔ دوسرے لوگوں کو اس سے عبرت حاصل
کرنی چاہیئے۔

ہاں آخر میں ایک امر کی طرف اشارہ ناگزیر ہے کہ اصل
مسودہ جس سے کتابت ہوئی ہے۔ وہ کسی دوسرے کے ہاتھ کا
لکھا ہوا ہے۔ املا اور کتابت کی غلطیوں کے علاوہ کہیں کہیں

لفظ بھی کچھ کا کچھ لکھا گیا ہے۔ مصنف نے اپنے ہاتھ سے
جابجا بنایا بھی ہے۔ مگر صاف نہ ہونے کی وجہ سے بڑی محنت
سے اس کو درست کیا گیا۔ اصل مسدس ۲۱۰ بند کا ہے لیکن
آخر میں حضرت علیؓ کی ایک جنگ کا مفصل تذکرہ ہے۔ لہذا جہانتک
واقعات اور اوصاف کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات
پاک سے بلاواسطہ یا کسیقدر بالواسطہ تعلق ہے ۱۳۷ بند میں
چھپوا دیا گیا۔ اختصار کے خیال سے درمیان سے بھی کچھ بند
نکال دئے گئے ہیں۔ بقیہ آخری حصہ کو اگر کوئی صاحب
جنگ نامہ حضرت علیؓ کے نام سے چھپوائیں تو اس کے محفوظ
رہنے کی بھی صورت قائم ہو جائے۔ حضرت شاہ عموماً اپنی
تصنیفات کی کئی نقلیں رکھتے تھے۔ اسلئے خیال ہوتا ہے
کہ اس میلاد نامہ کو بھی یقینی صاف کیا ہوگا۔

الفاظ کی نشست، زبان کی حلاوت اور طرز ادا کی پاکیزگی کے متعلق میں کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ صرف اتنا جان لینا کافی ہے۔ کہ یہ شاد کی تراوشِ قلم کا نتیجہ ہے۔

اب میں زیادہ دیر تک مسدس اور ناظرین کے درمیان حائل رہنا نہیں چاہتا اسلئے اب اصل مسدس بے نقاب ہو کر آپ کے سامنے آتا ہے۔ پڑھئے اور جھومئے۔

اختر کاکوی عظیم آبادی
۱۳ اگست ۱۹۲۹ء

ملنے کا پتہ
دار الاشاعت رحمانی مہندرو پٹنہ

ظہور رحمت

شاد

دیباچۂ چمن ہے شہ ابرار کی مدح
محبوب ہے دلوں کو حبیب خدا کی مدح

لطف الگ ہے عشق ہو جز ابرار کی مدح
اسلام کا نشان ہو اس پیشوا کی مدح

نعت رسول حق ہو ہماری سرشت میں
امت پہ اس کا راز کھلے گا بہشت میں

ترانۂ عرش نعت رسول انام کی ہے
آنکھوں کا نور فروغ زمان بانکپن کی ہے

یہ شان کلام زینت بیان کی ہے
تشبیب آل النبی کی داستان کی ہے

وہ کون ہے جو مدح میں رطب اللسان نہیں
عالم میں ذکر ختم رسل کا کہاں نہیں

نورِ خدا و باعثِ ایجادِ کائنات

اعلیٰ ترین صنعتِ خلاقِ شش جہات

منبعِ جمال مظہرِ ان آئینہ صفات

روحی انس جانِ خضر زندہ حیات

بندوں کو اُسکے فضل کی تائید چاہیے

جو آپ نے بتائی وہ توحید چاہیے

ان کے علاوہ وہ کون شخص الٰہی ہے

عالم ہے جس کا مظہر خدا جس کا دوسرا ہے

بس یہی سمجھ کو بنا سکا ہے

سے پیمبر نہیں بہوا اعلانیہ کہا ہے

پردہ وہ تھا کہ جس سے عیاں اصل نور تھا

حائل نہ طور تھا نہ کہیں نخل طور تھا

ارفع ہے انبیا سے مرتبہ ابن ابی امام

اعلیٰ ہے عاشقوں سے یقیں آسماں تھا

اے شانِ حسن ثانی ہے سلطانِ شہید اس

یا نبی عرش بلند بخشی تو بام

خود نردباں تھا شوقِ حضوری حبیب کا

اس نردباں سے پست تھا زینہ صلیب کا

اوصاف میں کمال رحیم الدین ہیں

پایاں ہو جس کا فیض عمیم وہ ہیں

جس کی قیام روز ازل دو جہاں ہیں

یہ سب ہے اہل حضرت آپ فیض رحیم ہیں

ظاہر میں لوگ آپکو پاتے تھے فرش پر

الحق یہ آفتاب درخشاں تھا عرش پر

ہاں ساقیا پلا شرابِ حقیقت کا جام

کھل جائے جس سے جس کی دل کہ الاقوام

کیا پاس ہے بجز منفعت ہمیں کے ادام

احسان ہو گر آپ کا سبیلِ دوام

دے خطِ جام دل کو سبق امتیاز کا

پردہ کھلے حقائقِ اشیا کے راز کا

ساقی تری ولا میں بیخبرے نیم مست ہیں
سرشار کیف ساغر میر سے مست ہیں

ہم جیسے ہیں بندۂ جاناں ہیں بلغ عہد ہیں
سب ہیں نجیب کس لیے جھکتے ہیں

مینا و جام و خم کی طرف لو لگائے ہیں
محشر کے واسطے ترے میخوار آئے ہیں

محبوب کبریا کے ہیں اوصاف لاتعد
جس طرح سے کہ آیاتِ پاک ہیں بے عدد
سمجھو وہ انکو سمجھی ہے ذاتِ حق کی جس طرح
نحن کہے کہ اصل یا وہ واحد کا ہے احد

پھر کوئی تفرقہ نہ یہاں فرق بین تھا
احمد میں میم فصل نہ کرتا تو عین تھا

کیا پوچھے سب ذی شان سے دل خاطر اعجاب

جب جب کہ بیچ میں پر آ کا جواب

پھٹ گئے آپ کی ہوا کہ سے دریاب

بیچا اعین لطف خداوند کریم

صحت سے دور اہل عرب کا مزاج تھا

آئے جو آپ ان کے مرض کا علاج تھا

سنتے تھے کہ کان پا جاتا ان کا کمال

ہر فضل میں ہے آپ سے بہتر دکھا جمال

کہا اس نے ایک بیت کہنا یا کوئی کمال

جب سنی زمین پہ چھا وہ تیرا

جاہل تھے اپنے زعم میں فوق اُنکو سب پہ تھا

گمراہیوں پہ فخر تو غرہ نسب پہ تھا

مسجد جسکے بانی اول بنے خلیل

بہر خدا سے آ کے کرائی بھی سبیل

عزت ولادت نبی پیش ہیں جب جمیل

خالق وہی ہے اور وہی ہے خلیل

بت تھے بہت سے گو کہ اسی کے بیچ میں

ان دو کو رکھ دیا تھا مگر سب کے بیچ میں

آہ کس کا غم نہیں ہے سب کا رو

کہہ رہی ہے انجمن عالم بہار بلبل کا باغ

دیر تو خدا ان کی طرح کا غم بجا

ان سب کے غم اُس کے غم سے زیادہ

یوں گڑگڑاتے آئے تھے کے سامنے

مجرم کو جیسے لاتے ہیں افسر کے سامنے

مشغول کس میں تھے سب جو ایسا کام تھا

عرب کا پیشہ تھی زمانے میں یہ خبر

پیدا وہاں ہوئے کہ سکھے سال اہلِ شر

ہے اس گروہ کا تھا یہی قصہ مختصر

لیتے تھے بیچتے تھے یہی اُن کو کام تھا

مطلب سے تھی مراد خدا کا تو نام تھا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

برپا ذرا سی بات پہ برسوں لڑائی تھی

ہنگامہ تھا قبیلوں میں زور آزمائی تھی

چھینٹ کہاں کہ جتنے وزن کے سب ہی جال
جب جب کہ ہوا اُن کی نسل میں بیگانیاں
مصلحت سے اکبر کی کسی کی نہ کچھ چال
راجپوتی قبیلوں پہ آیا زوال

بڑھتے ہوئے جو زور تھے اُن سب کے گھٹ گئے
جتنے قبیلے بیچ میں آئے وہ کٹ گئے

وہ کشتی میں سخت ظلم کا عالم زیادہ ہے

اس کا لکھا نے اولاد بھی تقدیر بھی وہ ہے

کبھی کبھی ماں عشق کے راہ کھو دو

بیٹی کو زندہ دفن کیا گیا ہے

خود ماں نے بیٹیوں کے گلوں کو دبا دیا

بابا نے پہاڑ کے نیچے گرا دیا

کبھی بھی کسی کی بہو کر لیں وہ داماد کیوں بنیں
بیچاری بیٹیوں پہ اسلئے یہ ظلم نہ روا
افراط زوجہ کی طرح بھی نہ اتنا
سمجھو ساری قوم میں بھی کمی تو ہے

لیکن اس امر خاص میں بے اختیار رکھئے

زوجہ اگر بھی ایک تو شوہر ہزار رکھئے

ماں مر گئی تو بچے کا جانا تھا ان یاں

یوں ہی یتیم پرورش پاتا رہا یتیم کا حال

جب سے یتیم کی دولت کا ہوا زوال

آخر یتیم بیچارے کا ہوا یہ حال

لے اس یتیم کی خبر اتنا نہ تھا کوئی

جب باپ مر گیا تو اب اُسکا نہ تھا کوئی

روتا ہوا قریب جو آتا کوئی یتیم
سینہ پر اُٹھا کے پیار سے خوش ہوتے تھے کلیم
قربانی بشر کی بھی تھی رسم واں قدیم
یہ راہ اُن کے زعم میں تھی راہِ مستقیم

کیونکر قبیح اس کو سمجھتے رواج تھا
تھا کوئی بندوبست نہ اسکا علاج تھا

جب کارواں کو مژدۂ بیت الحرم ملا

کہا راہ تنگ پہلے سے وہ زیادہ ہو

پیامی سے کچھ بھی لٹیرے وہ خبر

جاتا ہے کارواں کا مال لٹا ہے وہ قد

سنتے ہی اس خبر کے مسافر یہ آ گرے

پھر یوں گرے کہ جیسے کسی پر بلا گرے

جب شاعری کے گلزار میں بجھا انہیں سن من

آواز سن کی ان کی ابرے ملے مجھ سے وہ سخن

ابلیس جن سے پہلے ہوا اس طرح سے لعین

عبرت ہے اس کا ان کو دنیا کا تھا چمن

مغرور سے کوئی نہ سماتا تھا دھیان میں

خود کو خدا سمجھتے تھے اپنے گمان میں

قانون مستقل تھا نہ انکا کوئی ادب

پیسہ انکا تھا ہر جبر و تقاضا و سختی میں

جب وہ جاہل تھے خدا ترس بھی نہیں

منصف تھا ان میں کوئی نہ مرد ادب ہیں

نااہل تھے ثواب وہاں ہر گناہ تھا

بے ناخدا کے اُن کا سفینہ تباہ تھا

کیوں منصفانہ اعمال پر جنت میں گھر کا خیال
اور وہ جو بد عمل کہ نصیب میں ان کے جہنم بیان
پھر جس نے کیا امید پہ افعال صواب
وہ غیب سے سمجھی بات کا جواب

گمراہیوں کی جب کہ کوئی انتہا نہ تھی
اک پیشوا کی اُن کو ضرورت تھی یا نہ تھی

جتنے مریض ان کے [illegible]

[illegible] اور آج بھی ان کے [illegible]

بیشک [illegible]

اس [illegible]

وہ جن چڑھا تھا جو نہ کسی سے اتر سکے

کیا منہ کوئی حکیم جو اصلاح کر سکے

پھیلی ہوئی تھی اُن میں ضلالت کی جو وبا
لازم حکیم کو تھا کہ پیدا کرے دوا
محشر کے دن خدا سے جو کرتے یہ سب گلا
عادل کے پاس ان کا بھلا کیا جواب تھا

کہتا خدا کہ تم ہمیں کیوں مانتے نہ تھے
صاف اس کا تھا جواب کہ پہچانتے نہ تھے

ارض و روح جسم بھی ہیں ان کے غیب [illegible]

ایسے ہی دوا ہم [illegible] ان کا سبب

ارض کا یہ حال [illegible]

[illegible]

اس رحم دل نے آکے خیال خدا کیا

بے ہودہ گر علاج کیا کیا برا کیا

جسم مریض کو چاہئے ایسی کوئی دوا
جاں کیلئے ہوا ہے اسکو غذائے لطیف ہے
امراض باطنی کا کسے حال ہے پتا
اسکا علاج روح کے ہے ازبس ضرورتا

دیکھے بغیر روح کی کیونکر دوا کرے
اٹکل پہ ہو دوا تو معالج خطا کرے

ہر فرد اس گروہ کا ہو وہ فلک جناب
احباب جو ہیں سب کے ہوں تا زیست قمر رکاب
اعلیٰ حسب نسب میں ہو نیک ذی جناب
تا ہو نہ اپنی قوم سے اس شخص سے حجاب

ہو بہترینِ اہلِ زماں رسم و راہ میں
تا عمر مبتلا نہ ہوا ہو گناہ میں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جستا مآلِ کار پہ اس کی نگاہ تھی

تھا وحی کا سبق تو حرا درسگاہ تھی

کہا جب اس طرح کا جفا دوری کی طبیب
آس ملک اور اول ارض اس نے بجا نصیب

سن نقش سے یاس الہ اٹھا وہیب
کہا نہ تھا غرور سے کہا دے ارنی فریب

سارا تھا بسکہ کبر و تعصب مزاج میں
کرتے تھے آکے سخت زبانی علاج میں

نازک تھا وہ [illegible]
جب کیا علاج [illegible]

نازک کسی مرض میں [illegible]
نبض کسی [illegible]

غیروں میں جائیں یہ نہ ہوئی احتیاج تک
نسخہ بندھا ہوا وہی کافی ہے آج تک

ساقی کو بھر کے جام مئے تند کا پیالا

جب تک کہ ہے سر میں دماغ اپنا سنبھالا

قربان تجھ پہ جان کی سے بنا نالا

مشتاق ہیں حور عین زاہد بھی پیالا

سرشار ہم ہیں بادۂ جام الست کے

تنہا خوری حرام ہے مشرب میں مست کے

ہم میکشوں کی جنبش فدا جان ساقیا
بے لب سے تیرے خشک ہے جیحان ساقیا
ہیں خدا کے ہمیں ہیں مسلمان ساقیا
دے بادۂ دو آتشہ قربان ساقیا

بے اسکے غمکدہ ہو جہاں دل اچاٹ ہے
صہبائے سلسبیل کی مستوں کو چاٹ ہے

بیا نسبت یکہا کہ نہ جیرت میں ہیچ وداں

باشی غافل ز رنج نیز نشیب کہ جہاں

نہ جب عذر جزا نہی سے یوں جہاں

نبا ان قرار خطی سے کہ مجھی ہاں

دل نیک و بد کے فرق سے ناآشنا رہے

انسانیت میں جب نہ رہے ہم تو کیا رہے

ساقی خطا معاف [illegible]

[illegible]

جمشید [illegible]

[illegible]

بدلا لئے بغیر کسی کو نہ کل پڑے

ایسا جو ہو تو نظم جہاں میں خلل پڑے

مستحق ہیں وہ سیکھا کریں جو اخلاق کے خوب
امن و اماں جہاں میں جن سے رہے اسلیے خوب

بہتر ہیں اپنے سے جو ہم سب بالیقین
کیا ان کا افضل ہونا بھی ہم سے کہیں

گرمی کے وقت ہے یہی لازم کہ گرم ہو
نرمی کے وقت صاحب اخلاق نرم ہو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس کے اگر خلاف ہو مستی وبال ہو

اس میکدہ میں چل کہ جہاں اعتدال ہو

سایہ پہ نصیب ہیں کہ آل فضل حق مآل
زینت فزائے مسند ہوں جب تک ہیں نیک اجلال

ہاں جلد کہ نصیب ہو وہ صبح کمال
ہر اک کا قدسیوں سے بھی اونچا ہو خیال

ہر اک کے دل کو صدق کا اسکے یقین ہو
مشہور دشمنوں میں بھی اپنے امین ہو

بیچارہ نہ کسی کا جانے کبھی وہ تنگئ یاس
کہتے ہیں امر حق کسی سے نہ ہوتے کبھی ہراس
غیر از خدا امید کسی کی جا رہا ز لطف سے پاس
پھر کس طرف نہ سوا ایک طرف وہ جاتے ہیں

ذاتی غرض سے صورت آئینہ پاک ہو
کہنے میں امر حق کے کسی سے نہ باک ہو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وہ قوم صدق کی بے ادبی سے تو کام لے

بجز دعا کے اور نہ کچھ منہ سے نام لے

رہی کھل کے ہیں ال ال کے کھینچیں وہ تیغیں
صرف اپنے اپنے کے سمیٹیں نہ سمیٹیں

سب اپنی اپنی کے نفس کی نیت کی غرض
دل کا اپنا اپنے قبل پر پاس وہ جیب ور

دکھلائے راستہ جنہیں رہزن وہی ہیں
یہ جنکا خیرخواہ ہو دشمن وہی ہیں

تصدیق بدل اُن پیغمبر کے سوا
پھر بھی نہ اسکے حق میں شبہ کی ہو کوئی انتہا
دعویٰ عبودیت کا سب سے بالا
بیٹا وہ نہ خدا کا نہ باپ اسکا خدا

اعجاز پر نہ ناز نہ اس کو غرور ہو
دل اُس کا صرف نشۂ وحدت سے چُور ہو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سوئے نہ باز پرس قیامت کے خوف میں

بیٹھا رہے خموش پہاڑوں کے جوف میں

حق ہیں پیارے اسکے انہیں سب ہیں اوہ صفات
ناں کرے جو غور انہاں دے وچ ہیں معجزات
جن جن صفات نال بلاوے اوہی ہیں اسدی بات
اسے تاثیر اندر بھی جن کی روایات

قدسی بھی اس طرح کے نہ اوصاف پا سکیں
لکھوں تو دفتروں کے نہ اندر سما سکیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ظاہر اسی کے حسن سے کل کائنات ہو

عارض سے دن تو زلف کے سایے سے رات ہو

کس بات پہ کیوں ہیں کہ انسان نجیب

کس شان سے ہیں جیتے جی خوش نصیب

سب چل دیے ہاں کہ ہم تنہا جیتے جی عجیب

کس دور وہاں میں سب ہیں الم سے غریب

اک مکتبِ شعور کو آباد میں کروں

بھولا ہوا عدم کا سبق یاد میں کروں

کہ پیش خیز وہ عدم محض کی فضا
جنبش کائنات تھی نہ کوئی مقام تھا
عالم میں کسی چیز نہ تھی اک سماں سا
اطلاق بعد و دوری نہ آغاز تھا

تھی نیستی وجود فقط اک عدم کا تھا
معدوم تھا حدوث زمانہ قدم کا تھا

جب تک کہ ہوئی تھی نہ مخلوق و کائنات

اک رب کی ذات تنہا تھی اکیلی ذات

پنہاں تھا علم اسکے ارادہ و قدرت میں غیب

چاہا کہ پیدا کرے خلق شش جہات

جوش آگیا جو قدرت حق کے ظہور کو

پیدا کیا خدا نے محمدؐ کے نور کو

بجلالک حضرت او ز تقدس بصد جلال
پیش از ظہور خلق کے او بود بے زوال

مشغول حسن در رخ خود از لایزال
اتنا تھا خدا کا خود ثنائے خو خصال

آئینہ ہو جہاں میں ہمارے صفات کا
تو باعث ظہور ہے کُل کائنات کا

اے نورِ پاک خلق کرنا جسم آپ
شمس عرب کون جہاں بھی ادھر
بے شک ہے وجہ خلقِ دو عالم ہے جلوہ آپ
افضل ہے سب انبیاء کی ہی رتبہ آپ

اے نور ذاتِ حق سے بہت تو قریب ہے
محبوب کیوں نہ ہو کہ ہمارا حبیب ہے

پارہ حجابِ نفس کے ظلمت کے ہو گئے

شمعِ دل جو چھپ رہی تھی بہ تاریکی ابر میں

پہنچے جو دور تک حجبِ ظلمتِ نفس کے

یہ خوش طرز ان ہوا دریا میں نفس کے

ہر چیز سے یہ نور غرض صاف ہو گیا

پاکیزہ و معطر و شفاف ہو گیا

اس دور کی طرف سے کیا چیز نہیں ملتی ہے
ہر ایک سبب سے بہتر ہے دوستی ہے
ہر دم پیچھا تیرا کیا دامن میں
پھر ہے تیری الفت کا ہے

تیرا ہر ایک دوست بھی اُلفت سے پائیگا
جب تک نہ تو کہے کوئی سمجھا نہ جائیگا

زائر کی نظر جو کعبہ میں جھک گیا

قطرے جبین نیاز سے ہم صاف ہو

پیدا ہے غنچہ ظل نہیں نظر آ رہا

اک لطف آسماں ہے نذرانہ کا

آئی ندا کہ کان بہ سوئے خطاب دو

میں کون ہوں سمجھ کے تم اسکا جواب دو

سب کے لئے جواب ہیں کس کو نصیب
نعمت تری نے دیا ہے جواب سب

خلاق کائنات تری ذات لاجواب
تو واجب الوجود ہے مخلوق ہے سب

مالک ! ترے صفات کی کچھ انتہا نہیں
معبود کوئی تیرے سوا دوسرا نہیں

اس خوبرو پہ مہر جو پھینکی کسی نظر
جب ہوا نصیب اور بھی اس کا اس سے جلوہ
دو حصے کیے اس نے نظر کی جو ہوا اور جو
حصہ دو نصف ہوا اب ہوا نصف نظر

شفقت سے دوسرے پہ جو حق نے نگاہ کی
پیدائش اس سے تب ہوئی عرش الٰہ کی

کس نے بلایا آپ ہوا عرش پر پہ

کرسی کو لطف عرش نے بخشا نصیب پہ

کرسی سے علی چلی [illegible] نور فلک پر

آئی ندا کہ [illegible] سر [illegible]

جب یہ صدا قلم نے سنی جوش ہوگیا

آیا خدا کا نام تو بے ہوش ہوگیا

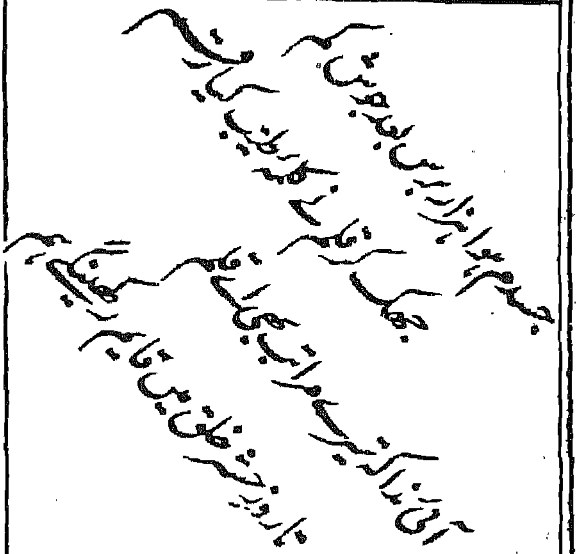

عزت جو تجھ کو دیں گے وہ توقیر پائینگے

اہلِ قلم کو خلق میں اشرف بنائیں گے

تھا ارادہ شب کبھی قبرستان تک جانے کے بعد بھی
ہیں لیے پھرتے ازل سے ارمان جانے کے بعد ہم

وہ کہ دل ہو نہ جھکے جب سبھی سے ہم
نہ دیجئے جواب میں صاحب تو نہ مجھ سے ہم

گر کوئی بے بصر تجھے ہاتھوں سے کھوئیگا
اپنے لکھے کو دیکھ کے تاحشر روئیگا

بعد از خدا کہ بزرگ تر ہے کس کا نام

آں بدر حسن سرمدی جاہ و احتشام

محبوب کبریا وہ شہنشاہِ خاص و عام

ہیں آپ ہی سے جلوۂ دینِ خدا کا نام

برتر تمام خلق سے اُمت اسی کی ہے

مقبول روزِ حشر شفاعت اسی کی ہے

بجز نور سے نبی کے ہوا خلق دو جہاں
نکلا ہوا دخان سے نُہ طاقِ آسماں
جن سے کیا زمیں کو کفِ آب سے عیاں
بہ باد و دود بخار سے آتش ضوفشاں

ظلمت بھی روشنی بھی جہاں میں عیاں ہوئی
پھر روز و شب سے زینت کون و مکاں ہوئی

ستر ہزار سال زیرِ عرش بریں رہے

رہتی یہ نبی تسبیح خواں رہے

پھر دولاکھ برس میں سجدہ کرتا رہا

عشقِ خدا میں محو رہا نورِ مصطفیٰ

ان سب کے بعد سایۂ سدرہ مقام تھا

ستر ہزار سال وہاں بھی قیام تھا

احمد جس کے حکم سے شق ہوا تھا ماہِ تمام

پہلے فلک سے نور زمیں پر اترا تھا

پیدا ہوئے جو حضرت آدم تو شادماں

ان کے صلب میں بھی اسی شان کا تھا

احمد کے نور پاک سے محمود وہ ہوئے

آخر ملائکہ کے بھی مسجود وہ ہوئے

اصلابِ طیبہ سے نبیِ مصطفیٰ

ارحامِ طاہرہ کی طرف منتقل ہوئے

جب آمنہ کے بطنِ مبارک میں آچکا

وقت آ گیا ظہورِ جمالِ جناب کا

خوش تھے ملک زمانہ عیش و نشاط تھا

ارواحِ انبیا کو عجب انبساط تھا

اے پیرو مرشد کھڑے ہیں سجادے آن

بابا کی اے زینت شرف انسان آن

اے زیب دو رنگ کون و مکان آن

اے شیخ محبوب سرمدی ارض وجان آن

اس راہ میں پہاڑ بھی آئے تو ٹال دے

کفر و نفاق و شرک کو گھر سے نکال دے

اے دینِ حق جہاں کیلئے ساز اور رواج

اے صحنِ قرن میں مشرق کی آپ ہی تجلی کا تاج

اے نورِ حق چمکتا ہے تیرا آستاں میں آج

اے جہل و ظلمت کے مارے اب ہے علاج

ٹھوکر سے پائے صدق کے لات چُور ہو

بل کی نہ لے ہبل سے کہو جلد دور ہو

اے قلب سلیم و صدق و صفائے اراد و

اے ساکنانِ تیرہ بساطی ارض وجود

اے جذب شوق و دوست مبارک تجھے مقصود

واجب کی آمد و ری کا ملے ممکن الوجود

قبل اس کے یہاں تری ہستی ہی کچھ نہ تھی

اے عالم شہود یہ ہستی ہی کچھ نہ تھی

اے دینِ حق نشانِ ظفر آشکار کر
اے کفر و معصیت تری بستی اجاڑ

از فرق تا بکران جو طور سے ملک کا یہ پتہ ہے
اے [illegible] پامال ہے کوہ حرا کا غار

کعبہ سے کہہ دو دل کو کدورت سے صاف کر
جلد آکے آمنہ کے مکان کا طواف کر

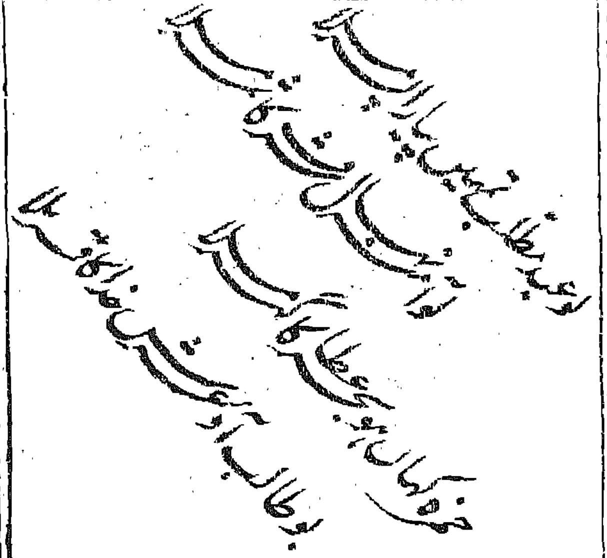

پوچھو قریش خانۂ عبد مناف کو

خود عرش پاک آئیگا اسکے طواف کو

اے اولیں شیخ حسن تیری بیکراں
اس کبریا کی دولت ہے بیکراں
الطاف و فیض و رحمت تیری بیکراں
دی نسبتِ محمدؐ نے بیکراں

دوزخ کا اب نہ خوف نہ دھڑکے عذاب کے
توحید خود بتائے گی رستے ثواب کے

شاہِ عرشی کی ولادت سے ایوانِ کسریٰ ہو گیا
زلزلہ بتخانۂ کفار میں پیدا ہو گیا

سماں بندھا ایسا کہ ہیبت طاری ہو گیا
سال ان میں جبریل آگے آگے تھا

محبوبِ حق عدم سے ہیں تشریف لانے کو
آج آپ سرفراز کرینگے زمانے کو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یعقوب خوش ہیں نوح کا دل بھی نہال ہے

بیٹے کا رنگ فرطِ مسرت سے لال ہے

[illegible]

[illegible]

خم ہو گیا ہے عرش بھی تسلیم کیلئے

تم بھی اٹھو حضور کی تعظیم کیلئے

اے ازواجِ پاکیزہ‌ات السلام

اے عترتِ نسبِ رحمتِ شفیعات السلام

اے زینبِ مطلعِ انوارات السلام

اے ہمہ عاقبانِ ذاکرات السلام

ہو التجا کہ دولتِ دارین دیجیے

اے رحمتِ خدا مری تسلیم لیجیے

اس گلشنِ لالہ رخِ ارضِ پاک پر
صدمے اٹھا اٹھا کے بہت اپنی جان پر

پالا تھا ہم نے جو گلشنِ تازہ تر
سالاری شجر میں سب سے بڑا شجر

پانی اب اس شجر میں کوئی سینچتا نہیں
افسوس پھل تو آتے ہیں ویسا مزہ نہیں

[illegible]

ازبسکہ ہیں دراصل سب اچھی سرشت کے
ہو جائیں ایکدن یہی میوے بہشت کے

اے کاش کوئی پوچھے احوال اسیر دل
غفلت اک ایسی ہے کہ ہم ہیں بیدل
جو ادا ہو آب آئینہ ساں ہم سے ہے وصل
ہے یہاں اک جھلک بھی نہیں نصیب دل

اے سر گروہ مجلس وحدت دہائی ہے
ٹولی جدا ہر ایک نے اپنی بنائی ہے

ساقیِ کوثر ہیں جب علیہ السلام مرے
سرزد و لغزش ناگہ زبان سے نہیں مرے

[illegible] عالم مرے
[illegible]

دریا جو میکدہ میں بہاؤں شراب کا
چکرا کے ڈوب جائے سفینہ عذاب کا

القصہ اس طرح سے گزرا شب تجلی کا
جب آئی صبح ولادت سلطان انبیا
حضرت کی ماں سے زینب پیاری کو جنا
پائی بھی آپ آپ نے پائی بیٹی بنا

فرماتی ہیں کہ کان سے ہم خود سنا کئے
تا دیر آپ حمد الٰہی کیا کئے

[illegible] سوالوں کا جواب
[illegible] جواب

[illegible]
[illegible] نقاب

ساحر بھی اپنے ہوش سے اُس دم گذر گئے
کاہن بھی اپنے علم فراموش کر گئے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

چہرہ خوشی سے حضرت یوسف کا جب

اس پر بھی آپ کے رخ انور سے ماند تھے

آئینے سب منفعل [illegible] سے ہیں
[illegible]
صنعت ہی کا [illegible] حقیقت میں [illegible] ہے
[illegible]

ہر روز دیکھتی ہے جو آ آکے دور سے
شرماتی ہے بیاض سحر اسکے نور سے

[illegible]

[illegible]

اک سلسلہ ہے شعر آگہی کے نور تک
جہاں کی ہے جستجو نایاب آگہی دور تک

[illegible]

[illegible]

جو سالک کو ہے عصیان ہو تاریخ

اس میں پھنس گیا دو واجب طوالت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آبِ حیات حلق سے گویا اتر گیا

وہ جی گیا جو دیکھ کے اُس کو گزر گیا

لکھا ہوں صفت شہنشاہ کی ہیں

رسالہ جو عشق کا بنیاد ازل کی ہو ورد

[illegible]

[illegible]

قدر عشاق ہر اک گوہر بے بدل سے ہو

رشتہ اسی کے سایہ گو شام ازل سے ہو

یہ نہیں عقل و متاعِ خوش سخن کہیں یاد
حافظوں میں ہیں بچے آج ہیں جلدوں کی
اب بھی ہیں اسلاف کی نقش ہیں سامنے
آج کل نقشِ قدم ان کے ہیں

ہر قوم سے اسکے رشتۂ ایماں ہے بندھا ہوا
ہر سلسلہ اسی کا ابد سے ملا ہوا

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

اس لب کی خوبیوں کا بھلا کیا شمار ہے
حقا کہ ان پہ جان فصاحت نثار ہے

[illegible]

[illegible]

موسیٰ نے جو سنا وہ تکلم انہیں کا تھا
چمکی جو برق طور تبسم انہیں کا تھا

پنجۂ ادراک سے ساعدِ سیمیں دور ہے

[illegible] ان کو [illegible] صبا [illegible] ہے

بیشک [illegible] آگاہی کا ہے

سب [illegible] لطف [illegible] ہے

جو ملا ہے مجھ کو فیضِ عطا ان کا ہے

ورنہ [illegible] کے بازو کا تھام ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سارے رموزِ حق کے ذخیرا ہمیں ہیں

گاہک خدا ہی جن کا وہ ہیرا ہمیں ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسے دیکھا شاید بادشاہ نصیبوں

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

ہیں عطر اور مشک و عبیر اس سرشت کے
رضواں نے پھول اسی سے لیے بہشت کے

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

گو دو جہاں کا شاہ وہ گردوں سریر تھا
تھا فرش خاک یا کبھی فرشِ حصیر تھا

یا پیر جو شیخ میں تھی صفت بے مثال سے
فعلیں جو دادا ادا رہے دیدی بھی بنی
سب لفظ تھی شفقت و عطا
جب عجب آسی کو ور دیا

خلق صفت تھی پیشہ سی خصال کی
نادر اُس سے بیٹھ کے پرسش تھی حال کی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کر فضل و رحم تا کہ برومند ہو یہ قوم

انسانیت کی حشمت کی پابند ہو یہ قوم

[illegible]

ملنے کو آ گیا جو کوئی مسکرا دیا
گز فشر گیا تو غبار کو بچھا دیا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رونا نہ دیکھ سکتے تھے دل کا یہ حال تھا

کفراتک کی دلکشی کا خیال تھا

[illegible]

ہمدم تھی لب پہ آپ کے تمجید کی صدا
سوتے بھی تھے تو آتی تھی تمجید کی صدا

یہ شہر تھا میرا کہ سر اس آب
کہ نہیں ہو وقت سب اور نصیب
بالیقین تھی کہ جس میں نہیں سب کلا اعتبار
جو لینا ہی مدت سے اب ایک انتشار

پہونچا وہ کارِ خیر کی کوشش کو حد تلک
سمجھو یہ اُس گھڑی کہ ہیں سنگی ابد تلک

[illegible]

[illegible]

کفار کس خلوص سے مسجد میں آتے تھے

جھگڑوں میں اپنے آپ کو ثالث بناتے تھے

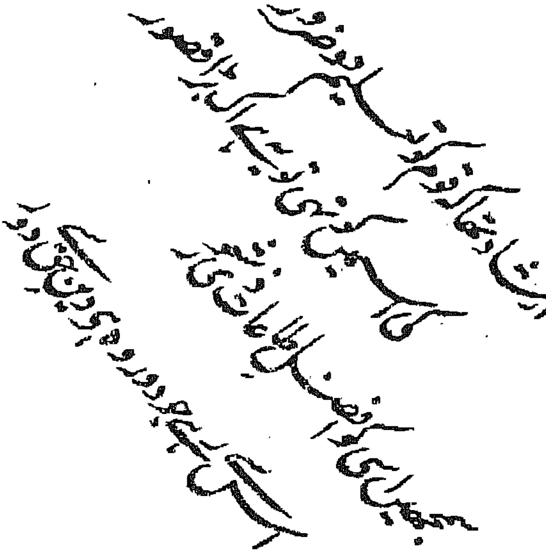

جو راہِ راست قوم کو اپنی دکھائے گا

عابد سے پہلے گلشنِ جنت میں جائے گا

[illegible]

دے اب تو جلد دامنِ رحمت میں جا انہیں
اپنے کرم سے اپنا شناسا بنا انہیں

یہ جس نے کہ دعویٰ ز نیرنگیٔ نفس جمال

وہ ماہ کہ خوف سے کہ نہ آیا کمال

حق جز ز نیرنگیٔ آں روز ازل

بزدان کہ جانے کیست ربِ ذوالجلال

ہاں اسم میں فی لالت مجید اُنہی میں ہے

کیونکر نہ خوف ہو کہ محمدؐ اُنہی میں ہے

کہاں ہو پس کہ جب سے ہوئے وا ہیں
یعنی ہیں اجابت آپکی آئی ہیں

سب ہیں اجاری ہی بس ایک ہی ہیں
مرادیں ہیں میری سب جان ایمان

ظہار حق میں بند نہ اپنی زبان کر
ہوں لا شریک سب کے کلمہ بیان کر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دیکھو کرو نہ شرک کہ عینِ خطا ہے یہ

جادہ وہ کفر کا ہی تو راہِ جدا ہے یہ

[illegible]
[illegible]

بے شک کمال آپ کا ہے سب پہ عیاں
[illegible]

میں ہوں مطیعِ حکم بہ تحسین آپ کی
کرتی ہوں صدقِ قلب سے تصدیق آپ کی

[illegible]

کرتا رہے ستم پیشہ سب اس طرح

حضرت نے وعظ و پند کیا اس طرح

خوابان شعور ازل سے کرم تیرا ہوا کار بس
اس نے پایا آج دیدۂ عرفان فاش کی ہے یار
سمجھ اس سبب سے یہی بنا دو فرزانہ ساز
شمع جب نہاں آنچ وہ کھیلے جلوۂ راز

یوں سمند تیز کو ن گیا لا مکاں تلک
پہونچے یہ معرفت میں کہاں سے کہاں تلک

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

ظاہر پرست گو مذہب کی پائے گا
ہے گر حکیمِ وقت تو باطن چھپائے گا

ایمانداری کے لئے اصحاب جہاں
یہ تصنیف ہے خبر بے پایاں

سب کے لئے ہے یہ بیاں
نہ ہے بس ہمیں اس سے بال

جاہل کی طرح بحث نہ ادلال چاہیے
عامی کو اعتقاد بہ اجمال چاہیے

حضرت کا تھا فلک [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

ممکن نہیں ہے کشف حقیقت کے راز کا
کیونکہ نہ ابلیس میں ہیں پہلو مجاز کا

ہم اہلِ نظر کو ابھی رنج و محن دیکھنا ہے
اے ذہن ابھی اور تماشائے زبوں دیکھنا ہے

ہے حسن آج ابھی کی صورت دیکھنا ہے
ہے عشق ادا ابھی جہتِ شیشہ دیکھنا ہے

روشن کرے جو عقل کو وہ بدر دیکھیں
آنکھیں مری جمالِ شبِ بدر دیکھیں

جاں ہیں مستعد عشق میں ہیں حاضر سب کے
تشنہ ہیں یہ تشنہ لبِ آبِ بقا کے
مشتاق ہیں سب جلوۂ صلِ علیٰ المصطفیٰ کے

مہتاب رخ سے درِ دولت کے ہے
آستانہ کس کا دیکھے یہ مشعل لیے ہوئے

[illegible] فلک [illegible] زمیں [illegible] فراق

[illegible] نبی [illegible] آپ کی [illegible] مشتاق

[illegible] ہے [illegible]

[illegible] آفاق

رکھا ہے زین روح امیں نے براق پر

جائیں گے آپ گنبد نیلی رواق پر

[illegible]

مرکب کے ساتھ ساتھ تمام انبیا رہے

اک پل میں آپ وارد جنت ہوئے

[illegible]

نمونے تمام قدرتِ وضعِ خدا کے تھے
پائے سب اُسکے گوہر و لعل و طلا کے تھے

انساں کا سب بڑھا جو دو عالم کا مقتدا
سدرہ تلک وہ صورتِ بجلی چلا گیا
پہنچا تب جہاں پہ فرشتے نہ جا سکے
کیا سمجھے کوئی رتبۂ خواجہ دو سرا

صرف اُن پہ منکشف ہے کہ جو پاکباز ہیں
کیونکر کھلیں کسی پہ کہ خالق کے راز ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

المختصر نمونہ وضع خدا ہوں
خود علم اسکو ہی کہ حقیقت کیا ہوں

اُن نیک کا اجر ہیں گلشن جناں
جن کے لیے ہیں بہشت بریں شاہد وجود
خوش نصیب ہیں کہ جن کو ملا ہے یہ عطا
خاکدان کے وصف میں جنت نشاں

الحق نزولِ رحمتِ حق کا مقام ہی
المختصر کہ باغِ بہشت اس کا نام ہی

آگے بڑھے وہاں سے بھی شاہنشہِ بحر و بر

روح الامیں کے جلنے لگے بال و پر

[illegible]

[illegible]

کھینچا کسی نے آپ کو آخر حجاب میں

گویا کہ آفتاب در آیا سحاب میں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سمجھیں کب اس کے راز کو ظاہر پرست ہیں

عقلیں ہماری عاجز و مجبور و پست ہیں

رہ رہ کے اب ابرو بھی طلب سے ہیں جبیں
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دوری تھی راہ کی نہ زمیں آسماں کا فرق
باقی ہے اقرب حق میں فقط دو کماں کا فرق

سب واسطہ غرض تھا وہاں وحی کا نزول

پایا کسی نے اُن کا نصیب ہے سعی کا حصول

نہ نصیب میں تھی بیتی سمیع کا وصل

سمجھا نہ شخص سمجھ بھی سفر کا طول

ہو آئے اتنی دیر میں طے کرکے عرش کو

گرمی بدن کی باقی تھی دیکھا جو فرش کو

سکہ ہے عشق سرگرمی و سودا و رہ بدن
عارف ہے جو سمجھے ہے تجھے بے مثل فن

عاجز ہیں یہاں سب سے سوالاں پاسخن
اس کا ملا کر کہ بھی ہو تا ہی ہو سخن

معنی کسی سے حل نہ ہوئے اس حجاب کے
حقا کے خبر ہے بجز اس جناب کے

مسلم کا بیان کیا قوم سے جو حال
سن کر ہوئے سب اپنے آپ سے بے حال

سنتے ہی پیدا ہوا آپ کو ملال
جب سے ملی یہ ان کی جہالت کا دل میں اٹھا خیال

کرتے تھے آپ صبر شقاوت پہ قوم کی
روتے تھے زار زار جہالت پہ قوم کی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

برسوں جفا و جور کے درپئے متصل رہے

ہر طرح سے جنابِ جگر مستقل رہے

فضلِ رحمٰن سے ہوں شاد نشستہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہو منقبتِ پاک نبی میں روا نہ رکھی

[illegible] کی کرم کی کبھی اُستادی

نہ بنا بن کچھ ہوئے سلسلہ اک جز صفت بنی

کامل ہوا اس صفت میں جمیع تجلی تیشمہ

کامل ہوا اس بالقوی

بیشتر نہیں کہ سبب ان فضائل ان

بالفعل بھی ہے ایک کامل ظہور تھا

مظہر مبارک کی ذاتِ اقدس نشاں ہوئی

چاہا جسے بوجہ اتم و عیاں ہوئی

تھا وہ وصفِ ثنائے اہلبیت التقیٰ کا
منظور تھی جب آلِ نبی نشاندہی سر
سر تھی نہ کہ جب [illegible] منظور تھی رفعتی
سر حسب [illegible] منظور کا [illegible]

کیوں و نون بالقوا رکھتے یہ قصّے دراز ہیں
حقا یہ وصفِ شانِ رسالت کے راز ہیں

نصیب جو ہوا انبیاء کو ستارۂ اقبال
بنا فضل و نفس نبی کا جمال

ستمگر کا دل سے اڑا وہ جلال
مصر و عرب ایک دم دنیا سے تیغ کمال

ہاتھوں نے حقِ رحم و کرم کو ادا کیا
بازو نے وقتِ جنگ بھی کارِ خدا کیا

بیشک حسین پر بھی مصیبت کی حد نہ تھی
سب انبیا کا نقش کف اسلام تھا صبر

صبر حسین صبر نبی سے نہ تھا الگ
یعنی نجف صبر کربلا تک بھی وہاں تک صبر

جز مصطفیٰ کسی میں نہ تھا انتہا کا صبر
صبر حسین بھی تھا رسول خدا کا صبر

روشن ہوئی یہ بزم جو دیکھی جب
یہ سب بیان حال قصہ جب سنبھالا
عشق میں سب کو آتش کا ایک لگی تجھ
سب ہی کی ہے جب سے حضوری ابد

عشّاق نے وہ دیکھے ہیں بہت جب حجاب کو
دیا ہے کچھ جلال تب اس آفتاب کو

جو چاہتا ہے ہمہ خلق کی مرضی بنانا
یہ بات اس کے بس میں نہیں اس کا ہی کہنا ہے

انساں کے نصیب میں ہی یہ ہے تفرقہ نگاہ
اس میں ہے سب الگ الگ چھپے ہوئے اور شیشہ

تسکین نہ ہو تو علمِ تمدن کو دیکھئے
جن جن کو اس سے بحث رہی اُن کو دیکھئے

پہنچیں ہم پہ آپ کی کرنیں یہاں

عیاں ہے کس طرح صحبت نبی کی کھلا دیا ایماں

دو شعر نعت پر اب ہے کیا حال

تاریخ میں نقشہ ہے سر صفت میں یہی عنوان

دنیا و دیں میں کیا ہی تعلق بتا دیا

امت کو انتہا کا تمدن سکھا دیا

سب شاد ہیں کہ منصف ہے جہانبان کمال
کہتے ہیں سب یہ شہر میں ہیں دل یہ کمال
ہر سمت ہو رہی ہیں عیش پر اقبال
خورشید ہے سرِ اوج اقبال

ہوں نہ اٹھاؤ پیش مسافت عدم کی ہے
مضمون وداع ہوتے ہیں رخصت قلم کی ہے

غلط نامہ

مجمع ارادوں کے خیال سے کُل دو ہفتے میں کتابت اور طباعت ہوئی ہے۔ کچھ غلطیاں رہ گئیں انکی تصحیح کرلینا چاہیئے۔ انکے علاوہ اگر اور غلطیاں رہی ہیں تو ناظرین اپنے ذوق سے کام لیکر تصحیح کرلیں۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۴	نشان ہے اس	نشان ہے اسی
۵	۴	خضَر	خِضر
۳۷	۱	مجھکو	ہمکو
۳۸	۱	میں اس مے سے ہوں	ہم اس مے سے ہیں
۰۸	۲	کر تر	تر کر
۱۰۳	۱	خدا یار بار	خدا آپ بار بار
۱۰۷	۶	ذلالت	ضلالت
۱۲۳	۲	تخیل کے	تخیل کی

CALL No. ۸۹۱۴۳۱ / غ ش ۱۱ ظ ر

ACC. NO. ۵۹۴۳

AUTHOR ش ح غظیم آبادی

TITLE ظہورِ الحق

۸۹۱۴۳۱

۵۹۴۳۶

ش ح غظیم آبادی

ظہورِ الحق

ECTION

CKED AT THE TIME

No. | Date | No.

MAULANA AZAD LIBRAR

ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

URDU SECTION